اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کونسا علم سیکھنا ضروری ہے

اس تحریر میں آپ جان سکیں گے

1	فرض،لازم اور ضروری علم	
2	فرض علوم سیکھنے کے لیے چند مُفید کتابیں	
3	بچوں کے بالغ ہونے سے متعلق والدین کے لئے اہم باتیں	
4	اس کے ساتھ اور کیا سیکھنا ضروری ہے؟	
5	فرض علوم کے بعد مُباح وجائز علم کا حاصل کرنا	
6	فرض چھوڑ کر نفل میں مصروف ہونا	

فرض،لازم اور ضروری علم

پانچ(5)طرح کے علوم حاصل کرنا ہر عاقل بالغ(wise, grownup)مسلمان پر فرض ہے:

(1)اسلامی عقائد(یعنی ان عقیدوں کو جاننا کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے اور ان کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ ہوجائے)۔

(2)ضرورت کے مسئلے یعنی عبادات(مثلاً نماز،روزہ،حج وزکوۃ وغیرہ) و معاملات(مثلاً ملازمت وکاروبار وغیرہ جس کام سے اس شخص کا تعلق ہے)کے ضروری مسائل۔

(3)حلال و حرام(مثلاً کھانا کھانے،لباس پہننے،زینت اختیار کرنے،ناخن وبال کاٹنے،نام رکھنے،عارضی استعمال کے لیے چیزیں لینے،قرض و امانت وتحفہ لینے دینے،قسم کھانے،وصیّت و تقسیمِ جائیداد وغیرہ)کے مسائل(ظاہری گناہ کی ضروری

معلومات بھی اس میں شامل ہیں)۔

(4)ہلاک کرنے والے اعمال کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے۔

(5)نجات دلانے والے اعمال کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ:

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"(ابن ماجہ،۱/۱۴۶حدیث:۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی علم مُراد ہے۔لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے،اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات(یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے)پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل،جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل،اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے،نکاح کرنا چاہے تو اس کے،تاجر کو تجارت کے،خریدار کو خریدنے کے،نوکری کرنے والے اورنوکر رکھنے والے کو اِجارے کے،وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس(یعنی اوراسی پر قِیاس کرتے ہوئے)ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے حلال و حرام کے ضروری مسائل بھی سیکھنا فرض ہیں۔ نیز مسائلِ قلب(باطِنی علم)یعنی فرائضِ قلبِیہ(باطِنی فرائض)مَثَلًا عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلًا تکبُّر،رِیاکاری،حَسَد،بدگمانی،بُغض و کینہ،شُماتَت(یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا)وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد23صفحہ ۶۱۳ تا ۶۲۱)پر اعلٰی حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تحریر دیکھیں)مُہلِکات(مُہ۔لِ۔کات)یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ

خلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنگاہی، دھوکا، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تا کہ اِن سے بچا جاسکے۔(نیکی کی دعوت ص ۱۳۵،۱۳۶)

فرض علوم کے لیے مشورۃً چند کتابیں

(1)اسلامی عقائد کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ)(۱)دین کی ضروری باتیں **part 01,02,03,04**(فرض علوم ویب سائٹ)(۲)کتاب العقائد(مفتی نعیم الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ)(۳)بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنّت(مکتبۃالمدینہ)

(دوسرا درجہ)(۴)بہارِ شریعت حصّہ 01 (۵)کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب(۶) دس عقیدے(اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ: اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والاٰل والاصحاب کو آسان کر کے حاشیہ(explanatory note)کے ساتھ لکھا گیا ہے۔اس کا مطالعہ کریں۔

(2)ضرورت کے دینی مسائل کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ)(۱)دین کے مسائل **part 01,02,03**(فرض علوم ویب سائٹ)(۲)نماز کے احکام(۳)ملازمت کرنے یا ملازم رکھنے والوں کے لیے "حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول"

(دوسرا درجہ)(۴)دین کے مسائل **part 04**(فرض علوم ویب سائٹ)(۵)بہارِ شریعت حصّہ 02 تا 08، 11 سے بیع وشراء(خرید و فروخت کے ضروری دینی مسائل)،10 سے شرکت(patnership)اور 14 سے اجارہ(ملازم رکھنے اور ملازم ہونے کے ضروری دینی مسائل)کا مطالعہ کریں۔

وضاحت: جس کا جس کام سے تعلق ہے، اُسے اُس کام کے ضروری دینی مسائل سیکھنے ہیں۔مثلاً کوئی دینی ادارے کے لیے چندہ کرنا چاہے تو اُسے چندے کے مسائل سیکھنا(اس کے لیے کتاب "چندے کے بارے میں سوال جواب" کا مطالعہ کریں)۔

(3)حلال وحرام کے ضروری دینی مسائل اور ظاہری گناہوں کی ضروری معلومات کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ)(۱) 101 مدنی پھول (۲) 163 مدنی پھول (۳) گناہوں کے عذابات (مکمل حصّے)۔

(دوسرا درجہ)(۴) سنتیں اور آداب (۵) پردے کے بارے میں سوال وجواب (۶) عدت و سوگ کے لیے کتاب: "تجہیز و تکفین کا طریقہ" سے (۷) بہارِ شریعت حصّہ 16 (مکمل)، رسالہ: "قسم کے بارے میں سوال جواب" سے قسم کھانے، حصّہ 14 سے عاریت (عارضی استعمال کے لیے چیزیں لینے)، امانت (ودیعت) و ہبہ (تحفہ لینے دینے)، حصّہ 11 سے قرض وسود، حصّہ 19 سے وصیّت، (۸) رسالہ: "طلاق کے آسان مسائل" سے طلاق کے، (۹) رسالہ: "مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے" سے تقسیمِ جائیداد وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

(4)(5) مہلکات (باطنی بیماریوں) اور منجیّات (نجات دلانے والے اعمال) کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ)(۱) پاکیزہ زندگی part 01,02,03 (فرض علوم ویب سائٹ) (۲) باطنی بیماریوں کا علاج (۳) نجات دلانے والے اعمال کی معلومات (۴) بیٹے کو نصیحت۔

(دوسرا درجہ)(۵) منہاج العابدین (۶) غیبت کی تباہ کاریاں (۷) کیمیائے سعادت کا مطالعہ کریں۔

اصلاحِ نیّت کے لیے کتب:

(۱) ثواب بڑھانے کے نسخے (۲) بہارِ نیّت۔

مزید فرض علوم پر مددگار کتابوں پر بنا ہوا تیسرا درجہ:

(۱) شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ساری کتابیں اور رسالے (۲) تمہید الایمان (۳) بہارِ شریعت (مکمل) (۴) احیاء العلوم (مکمل) (۵) فتاوٰی رضویہ (مکمل) (۶) جہنّم میں لے جانے والے اعمال (۷) جنّت میں لے جانے والے اعمال۔

نوٹ:

(1) ان کتابوں میں موجود سب باتیں "فرض علوم" سے تعلق نہیں رکھتیں البتہ یہ سب کتابیں فرض علوم کے

لیے مددگار ضرور ہیں۔

(2) یہ ضروری نہیں کہ آپ کی ضرورت کا ہر مسئلہ ان کتابوں میں موجود ہو۔ اپنی ضرورت کے دیگر مسائل جاننے کے لیے مطالعے کے ساتھ ساتھ علماءِ کرام، مفتیانِ دین اور دارالافتاء اہلسنّت سے رابطے میں رہ کر اپنی ضرورت کے دینی مسائل کا علم حاصل کریں۔

چند گزارشات:

(۱) یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے طلب کی جاسکتی ہیں۔

(۲) درجہ بندی (پہلا / دوسرا / تیسرا درجہ) آسانی کے لیے ہے، تاہم والدین کو چاہیے کہ پہلے درجے کی کتابیں اپنی اولاد کو بالغ ہونے سے پہلے، ان کی سمجھ کے مُطابق پڑھا / سمجھا دیں یا کسی کے ذریعے پڑھانے / سمجھانے کا انتظام کریں (یا www.farzuloom.net پر موجود، عمر کے حساب سے کتابوں کا مطالعہ کروائیں) اور بہتر یہ ہے کہ اس کی پوچھ گچھ رکھیں ان کے بارے میں سوال جواب بھی کرتے رہیں۔ بچہ 12 سال کی عمر میں جبکہ بچی 9 سال کی عمر میں بالغ وبالغہ ہو سکتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد 11، صفحہ 560 پر یہ بھی ہے (مُلخصاً): لڑکا کم سے کم بارہ سال اور لڑکی نو سال کی عمر میں بالغ ہو سکتی ہے۔

(۳) دعوتِ اسلامی کے شعبے فیضان اکیڈمی (آن لائن) کے ذریعے بعض فرض علوم سیکھے جاسکتے ہیں (یاد رہے کہ اس شعبے میں فیس لی جاتی ہے)۔ والدین ایک بات یاد رکھیں کہ ہم کسی سنی صحیح العقیدہ قاری یا عالم صاحب کے ذریعے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا سلسلہ کریں یا عاشقانِ رسول کے کسی بھی ادارے میں داخل کریں، بچوں کی اخلاقی اور فرائض کی تربیت کا جائزہ ضرور لیں، اس کے لیے والدین کو اپنے اندر بھی یہ صلاحیت پیدا کرنی ہو گی۔

(۴) نوجوانوں کو چاہیے کہ شادی سے پہلے ہی شریعت وسنّت کے مطابق گھر چلانے کی اور شادی کے فوری بعد

تربیتِ اولاد کے انداز سیکھنے کے لیے تجربہ کار (شادی شدہ) علما کی صحبت سے برکتیں حاصل کریں۔

(۵) اگر کوئی بالغ ہو گیا اور فرض علوم سے غافل رہا تو اللہ پاک سے توبہ کرے اور فوراً فرض علوم حاصل کرنے میں مصروف ہو جائے اور ابتداءً پہلے درجے کی کتابیں پڑھ / سمجھ لے اور علماءِ کرام، مفتیانِ دین اور دارالافتاء اہلسنّت سے رابطے میں رہ کر اپنی ضرورت کے بقیہ دینی مسائل فوراً سیکھے۔

(٦) اپنی کیفیت کے مطابق اپنا شیڈول (schedule) اس طرح بنائیں کہ اس میں فرض علوم کا حصول بھی شامل ہو، قرآن پاک کی تعلیم و تلاوت بھی اور خصوصاً تربیتِ اولاد کے لیے وقت بھی۔ اب اگر آپ میں مطالعہ کر کے فرض علوم حاصل کرنے کی صلاحیت ہے تو مطالعہ کی ترکیب کریں اور اگر اس کی صلاحیت نہیں تو استاد صاحب سے پڑھنا ہو گا (on line سے بھی پڑھا جا سکتا ہے)۔ اپنے دن بھر کے اوقات، اپنی صحت، کاروبار، گھر بار کا جائزہ لے کر مطالعے کا وقت طے کریں۔ مثلاً بعد نماز فجر (اپنے معمولات سے فارغ ہو کر) طبیعت اتنی fresh ہوتی ہے کہ ایک یا آدھا گھنٹہ مطالعہ کر سکتے ہیں تو اس کی ترکیب بنائیں یا یہ کہ اپنا کاروبار ہے ظہر کی نماز کے بعد سہولت رہتی ہے تو اس کا انتظام کریں اور اس وقت میں "فرض علوم" کا مطالعہ کیجیے۔ شام میں یا رات سونے سے پہلے بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، کچھ پڑھنے پڑھانے کا ماحول بھی ہو اور کچھ باتیں بھی ہوں۔ اپنی اولاد کو ایک جملہ کہنا نہ بھولیں: "بیٹا! آپ کو مجھ سے کوئی کام؟" (اِنْ شَاءَ اللّٰہ) اس کا فائدہ آپ خود دیکھیں گے۔ مغرب کے بعد بھی آدھا گھنٹہ نکل سکتا ہے تو اس وقت میں امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتابوں کا مطالعہ کیجیے۔ رات مدرسۃ المدینہ بالغان اور میسر نہ ہو تو on line قرآن پاک پڑھنے کا انتظام کریں۔

نوٹ:

اگر قضاء نمازیں پڑھنا باقی ہیں تو اُسے بھی اپنے جدول (schedule) کا حصّہ بنائیں کہ ان کا جلد جلد ادا کرنا ضروری ہے۔ مگر بال بچّوں کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لٰہذا کاروبار بھی

کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔(دُرِّمُختار ج۲ص۶۴۶) **اسی طرح قضاء روزے** (خصوصاً اسلامی بہنیں) جلدی جلدی مکمل کریں حکم یہ ہے کہ آئندہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے قَضاء رکھ لیں۔ حدیثِ پاک میں فرمایا، "جس پر پچھلے رَمَضانُ الْمُبارَک کی قضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے قَبول نہ ہوں گے۔" (مجمع الزوائد ج۳ص۴۱۵)

(۷) اپنے مطالعے اور بچوں کے اسباق کے اہداف (targets) طے کریں۔ مہینے میں 22 دن مطالعے کے رکھیں۔ ہر ہفتے ایک دن gape اور ایک دن emergency کے لیے رکھیں تاکہ یہ مطالعہ والدین کی خدمت، گھر والوں اور بچوں کے کام کاج میں رکاوٹ نہ بنے۔ جو وقت اور کتاب آپ نے طے کی ہے، ایک دن مطالعہ کر کے اس کے صفحات شمار (count) کریں اور اس کے مطابق مہینے بھر کے مطالعے کا طے کریں اور اس ہدف کا ہر ماہ جائزہ لیں (ان شاء اللہ) اس کے فوائد آپ خود دیکھیں گے۔

(۸) جب سب درجے ہو جائیں تو ان کی دہرائی کے ساتھ ساتھ فرض علوم کے ماہر علما سے مزید کتب کے متعلق مشورہ کریں۔

اس کے ساتھ اور کیا سیکھنا ضروری ہے؟

یاد رہے کہ فرائض علوم کے ساتھ ساتھ (1) تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک آنا (2) اذکارِ نماز (نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) کا درست ہونا (3) جو قرآن حفظ ہے، اس کا حفظ باقی رکھنا بھی ضروری ہے (4) واجب علوم۔

(۱) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: "اتنی تجوید کا آنا کہ جس سے حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے اور غَلَط پڑھنے سے بچ سکے، فرضِ عَین ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۶/۳۴۳)

(۲) کسی سے اگر کوئی قرآنی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اسے سیکھنے اور صحیح طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب

ہے بلکہ کئی علماء کرام نے صحیح طرح پڑھنے کی کوشش کی کوئی limitنہیں رکھی اور حکم دیا کہ زندگی بھر، دن رات کوشش کرتا رہے اور اِس کوشش کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک قرآنِ پاک درست پڑھنا سیکھ نہ جائے۔(فتاوی رضویہ،۶/ ۲۶۲)

(۳) قراءت یا جو کچھ قرآنِ پاک کے علاوہ نماز میں پڑھا جاتا ہے، میں ایسی غلطی کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے کہ جس غلطی سے لفظ کے معنٰی فاسد ہو جائیں(یعنی بگڑ جائیں)۔(دُرِّ مُختار مع ردالمحتار،۲/ ۴۷۳) علماء فرماتے ہیں کہ: جس نے ""سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم " میں" عَظِیْم "کو" عَزِیْم (ظ کے بجائے ز)" پڑھ دیا نماز جاتی رہی لٰہذا جس سے" عَظِیْم " صحیح ادا نہ ہو وہ ""سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم "پڑھے۔(قانونِ شریعت،ص۱۸۶)

(۴) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:"جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ پاک سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔" (ابو داؤد،۲/ ۱۰۷،حدیث:۱۴۷۴) علماء فرماتے ہیں: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔(بہار شریعت،۱/ ۵۵۲) جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا بروزِ قیامت اندھا اُٹھایا جائے گا۔(پ۱۶،طہٰ:۱۲۴) اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے اللہ پاک نے قرآنِ پاک یاد کرنے کی نعمت دی اور وہ اس نعمت کو اپنے ہاتھ سے کھو دے۔ اگر اس نعمت کی اہمیت جانتا اور اس پر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی طرف توجُّہ ہوتی تو اِسے دل و جان سے زِیادہ پیارا رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اِس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب اسے ملے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور قیامت کے دن اندھا اور کوڑھی (leprosy) ہو کر اُٹھنے سے بچے۔(فتاوی رضویہ،۲۳/ ۶۴۷،۶۴۵ ملخصاً)

(۵) فرض عین کا علم حاصل کرنا فرض عین، فرض کفایہ کا فرض کفایہ، واجب کا واجب، مستحب کا مستحب ہے۔(فتاوی رضویہ جلد23،ص687) ہمارے دیے گئے syllabus(درجوں) کے مطابق مطالعہ کرنے سے ان شاء اللہ! واجب علوم بھی حاصل ہونگے اور سنّت مؤکدہ کی معلومات بھی۔ سنّت مؤکدہ پر عمل اور اس کی معلومات کی بھی بہت اہمیت ہے۔ سنّت مؤکدہ وہ سنّت ہے کہ اگر ایک آدھ مرتبہ چھوڑی تو بُرا کیا اور اگر سنّت مؤکدہ

www.farzuloom.net

چھوڑنے کی عادت بنالی تو گناہ گار ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 1 مخرجہ، صفحہ 595، مُلخصاً)

مشورۃً چند باتیں:

(۱) اوپر دیے گئے نکات پر عمل کرنے کے لیے بچوں اور بچیوں کو مدرسۃ المدینہ میں داخل کریں اور وقتاً فوقتاً ان کی پڑھائی کا جائزہ بھی لیں۔

(۲) اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ بالغان اور اسلامی بہنیں مدرسۃ المدینہ بالغات میں شرکت کریں۔

(۳) مدرسۃ المدینہ بالغان و بالغات قریب میں نہ ہوں تو آن لائن قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کریں۔

(۴) قرآنِ پاک پڑھنے کی درستی کا معاملہ ہو یا نماز درست کرنے کا مرحلہ اپنے رشتہ دار بالخصوص والدین، بھائی، بہن، بھانجے، بھانجی، بھتیجے، بھتیجی نیز آپ کے متعلقین مثلاً پڑوسی و ملازمین وغیرہ الغرض اپنے جاننے والوں کو نہ بھولیں۔ ہر تقریب، ہر دعوت، ہر جگہ اپنے جاننے والوں کی آخرت کی خیر خواہی نہ بھولیں (اگر برادری کے بڑے ہوں یا والدین ہوں تو انتہائی عاجزی کے ساتھ عرض کرکے) قرآنِ پاک درست پڑھنے یا فرض علوم حاصل کرنے یا نمازوں کا اہتمام کرنے یا اپنی اولاد کو اس میں مصروف کرنے کے لیے مُفید مشورے بھی دیں (الحمد للہ دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قاعدہ و ناظرہ کورس اور نماز کورس بھی ہوتا ہے اسی طرح آن لائن قرآنِ پاک پڑھنے کی درستی اور نماز سکھانے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، تاہم ہر کورس سے مکمل فرض علم آجائے یا قرآنِ پاک پڑھنا درست ہو ہی جائے یہ ضروری نہیں)۔

(۵) قرآنِ پاک روز پڑھنے کا معمول بنا کر سالانہ کم از کم ایک بار ختم قرآنِ پاک کریں۔

(۶) ہو سکے تو اس مرتبہ ختم قرآن کا اہتمام اس طرح کریں کہ ساتھ نوٹ بک ہو، اس میں ہر وہ آیت، رکوع اور سورت کا پارہ نمبر و آیت نمبر وغیرہ نوٹ کرلیں جو آپ کو یاد ہیں، پھر اسے کسی جگہ جمع کرلیں (المدینہ لائبریری کے ذریعے سرچ کرکے کسی فائل میں جمع کرنا زیادہ مُشکل نہ ہوگا) پھر ہو سکے تو ہر ہفتے یا دس دن یا پندرہ دن یا مہینے میں اسے لازمی دہرائیں۔

(۷)ہر سال ورنہ زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ کسی سُنی عالم کو نماز وغیرہ کا عملی طریقہ چیک کروائیں اور کسی صحیح قاری کو نماز وغیرہ سنائیں۔

فرض علوم کے بعد مُباح وجائز علم کا حاصل کرنا

جو فرض علوم حاصل کرلے وہ مباح وجائز علم بعض شرائط کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 846 پر ہے:

ہاں جو شخص ضروریات دین مذکورہ (بیان کردہ فرض علوم) سے فراغت پاکر اقلیدس (geometry)، حساب (mathematics)، مساحت (trigonometry)، جغرافیہ (geography) وغیرہا وہ (جائز) فنون (یعنی علم) پڑھے جن میں کوئی امر (یعنی بات) مخالف شرع (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں تو ایک مباح (یعنی جائز) کام ہوگا جب کہ اس کے سبب کسی واجب شرعی میں خلل نہ پڑے (یعنی اس پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ اس پڑھنے کے دوران بھی کوئی واجب نہ چھوٹے، کوئی گناہ کا کام نہ ہو)۔

فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 693 پر ہے:

ان ضروریات اور قرآن عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اردو یا گجراتی کی دنیوی کتاب جس میں کوئی بات نہ دین کے خلاف ہو نہ بے شرمی کی، نہ اخلاق وعادات پر برا اثر ڈالنے کی، اور پڑھانے والی عورت سنّی مسلمان پارسا (نیک) حیادار ہو تو کوئی حرج نہیں، واللہ تعالٰی اعلم۔

فرض چھوڑ کر نفل میں مصروف ہونا

حضرتِ ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے تو میری طرف سے اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے اور میرا بندہ جن اعمال کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا

ہوں۔(بخاری،۴/۲۴۸،حدیث:۶۵۰۲)

حضرتِ مفتی احمد یار خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) حدیثِ پاک کے اس حصّے ((میرا بندہ جن اعمال کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے)) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مجھ تک پہنچنے کے بہت ذریعہ ہیں، مگر ان تمام ذرائع سے زیادہ محبوب ذریعہ ادائے فرائض ہے اسی لیے صوفیا فرماتے ہیں کہ فرائض کے بغیر نوافل قبول نہیں ہوتے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے(یعنی انہوں نے یہ بات اس حدیث سے حاصل کی)افسوس ان لوگوں پر جو فرض عبادات میں سستی کریں اور نوافل پر زور دیں۔

اور اس حصّے ((اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں)) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بندہ مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ میرا پیارا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ فرائض و نوافل کا جامع ہوتا ہے(یعنی فرض و نفل دونوں عبادات ادا کرتا ہے) (مرقات)۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کرے۔ محبت سے مراد کامل محبت ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۳/۳۰۸)

یاد رہے کہ فرائض وواجبات وسُننِ مؤکدات کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا نفل عبادات میں مصروف ہونے سے بہت اہم ہے۔ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کچھ اس طرح فرماتے ہیں: کوئی مستحب کیسی ہی فضیلت والا ہو جب کسی سنت مؤکدہ کے چھوٹنے کا سبب ہو تو یہ عمل اب مستحب نہیں کہلائے گا بلکہ اب یہ کام بُرا ہو گا۔(فتاوی رضویہ،۷/۴۱۰،ملخصاً)

بلکہ یہاں تک فرمایا: جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول (مصروف) ہو حدیثوں میں اس کی سخت برائی آئی اور اس کا وہ نیک کام مردود (یعنی نامقبول) قرار پایا۔(فتاوی رضویہ،۲۳/۶۴۸)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض (یعنی فرض اللہ پاک کی طرف سے ایک لازم کام) ہے اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ۔ قرض نہ دیجیے اور بالائی بیکار (فضول) تحفے بھیجیے، وُہ قابلِ قبول ہوں گے ؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں (سب دنیا) سے بے نیاز (ہے)۔۔۔

(پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک نقل فرمائی) جب خلیفۂ رسول، سیّد نا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی نزع کا وقت ہوا، امیر المومنین فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو، تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انہیں دن میں کرو، تو مقبول نہ ہوں گے اور خبر دار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا، جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پھر فرمایا کہ حضورِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب شریف میں فرض چھوڑ کر نفل عبادات کرنے والوں کو بہترین مثالوں سے سمجھایا ہے۔ فرماتے ہیں: اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے۔ یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔

پھر کچھ آگے حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم کا فرمان نقل کیا:

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين۔ یعنی فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہوگا، یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔ (فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۹۔۱۸۰، ماخوذا)

مدرسۃ المدینہ آن لائن لنک

https://www.quranteacher.net/

مدرسۃ المدینہ لنک

https://www.madrasatulmadina.net/

دار المدینہ لنک

https://www.darulmadinah.net/

مختلف دینی کورسز لنک

https://www.madanicourses.com/

فرض علوم سیکھنے کے لئے

www.farzuloom.net

www.farzuloom.net